IJAER/March-April-2025/Volume-14/Issue-2 ISSN: 2278-9677
International Journal of Arts & Education Research
(Peer-Reviewed, Open Access, Fully Refereed International Journal) Impact Factor:7.06

اخلاقیات پر لکھی جانے والی کتب..... ...ایک تعارف

از ڈاکٹر محمد ساجر

صدر شعبہ فارسی ڈگری کالج کوٹرنکہ

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو) پر کام ہوتا رہا ہے ہر دور کے مفکرین نے اپنی اپنی ہمت اور بساط کے مطابق لوگوں کی اصلاح کرتے آئےہیں ۔ غیر اخلاقی رسموں کا توڑ، قوموں کی تربیت ، ظلم و بربریت کاخاتمہ، بادشاہوں کی من مانی یا اولاد کی تربیت ان سب میں صاحب ذوق اور مصنفین نے اپنی قلم کا زوردکھایا ہے اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے کوششیں کیں ہیں۔ انسانی تاریخ میں اخلاقیات بنیادی اور مشترکہ قدروں جیسے سچائی، ہمدردی، اور عدل کا مجموعہ رہی ہے۔ مختلف ادوار میں فلسفیوں، مذاہب اور سماجی تحریکوں نے اس کا تعین کیا ہے۔ اچھے اخلاق قوموں کی ترقی و عروج کی بنیاد رہے ہیں،

تاریخ کے مختلف مراحل میں اخلاقیات کا سفر کچھ یوں رہا ہے۔

قدیم فلسفہ: یونانی مفکرین (سقراط، افلاطون اور ارسطو) نے نیکی، عقل اور انصاف کو انسانی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد قرار دیا۔
مذہبی تعلیمات: تاریخ میں اخلاقی انقلاب کا سب سے بڑا حصّہ الہامی مذاہب کا ہے۔تمام مذاہب ظلم سے پاک اور پُرسکون معاشرے کی تشکیل کے لیے ہمدردی ، ایثار اور حسنِ اخلاق پر کام کرتے نظر آئے ہیں۔ اسلام میں اخلاقیات کی بڑی اہمیت ہے، اور احادیث مبارکہ حسن اخلاق کی تعریف، اہمیت اور فضیلت بیان کرتی ہیں، جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روز قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا اور اچھے اخلاق والے کا اجر قیام اللیل روزہ دار کے برابر ہے. حسنِ خلق میں نرمی، برداشت، مسکراہٹ، نرم گوئی اور دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک شامل ہیں، جو انسان کو اللہ کے قریب اور لوگوں کا محبوب بناتا ہے.حسنِ اخلاق کا مطلب نرمی، برداشت، مسکراہٹ، نرم گوئی، درگزر، عاجزی اور دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ حسنِ اخلاق ایسی صفت ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، لوگوں میں محبوب بناتی ہے اور آخرت میں کامیاب کرتی ہے. پُرسکون معاشرے کی تعمیر اور ترقی کے لیے اخلاق بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ذیل میں چنداخلاقیات پر لکھی گئی کتب کا تعارف مختصراً بیان کیا جاتا ہے

اسلامی اور اخلاقی کتب:

احیا العلوم الدین از امام غزالی رح

امام غزالی کی تصنیف جو اسلامی اخلاقیات ، تصوف اور روحانیت کے ممتازترین اور عظیم ترین علماءاور مسلم مفکرین میں سے ایک شمار کیے جاتے ہئں ۔ کتاب کے تیسرے اور چوتھے ابواب میں

اخلاقیات کے موضوعات پر مصنف نے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اختصار سے چند موضوعات ذیل میں لکھے گئے ہیں۔

اخلاص (خلوصِ نیت)،صبر ، شکر ، توکل ، زہد ، قناعت ، تواضع ، حسنِ اخلاق ، صدق وغیرہ اختیار کرنا حسد، تکبر ، ریا ، اور غصہ سے بچاو، ان باطنی بیماریوں کا علاج ، محاسبہ نفس ، محبتِ الٰہی ، ذکرو فکر اور آداب معاشرت والدین، اساتذہ، پڑوسیوں، دوستوں اور عام لوگوں کے حقوق کی ادائیگی۔

یہ تمام موضوعات انسان کی ظاہری اور باطنی اصلاح، اخلاقی تربیت اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے بنیادی حیثیت رکھتےہیں ۱۔

گلستان سعدی: اخلاقیات کے طرز پر لکھی ہوئی یہ کتاب اپنے اندر ایک عمدہ اہمیت کی حامل ہے ۔ اس کے مصنف شیخ سعدی شیرازی اپنے زمانے کے شاعر، مصنف اور اعلی مفکرین میں شمار ہوتے ہیں اخلاقیات کے اعلی نمونے پر مشتمل یہ کتاب اپنے زمانے سے لیکر آج تک ایک اخلاقی ادب میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جس کا جواب لکھنے کی کئی لوگوں نے کوشش کی ہے لیکن اس پائے کی کتاب کوئی لکھ نہیں سکا ۔

اس کتاب میں بادشاہوں سے لیکر عام انسان تک کے لیے درس موجود ہے آٹھ ابواب پرمشتمل، جن میں سیرت و کردار، بادشاہوں کے اخلاق، درویشی، قناعت، عشق، اور تربیت جیسے موضوعات شامل ہیں اس کتاب کا انداز بیان نثری حکایات کے ساتھ برجستہ اشعار شامل ہیں ۲۔

بہارستانِ جامی، فارسی کےعظیم صوفی شاعر نورالدین عبدالرحمٰن جامی کی ایک مشہور و معروف اخلاقی اور ادبی تصنیف ہے۔

یہ کتاب ۸ ابواب پر مشتمل ہے، جسے انہوں نے ۱۴۸۶ء میں اپنے بیٹے کو تعلیم دینے کی غرض سے 'گلستان سعدی' کی طرز پر لکھا تھا۔ اس میں نثر اور نظم کا امتزاج ہے، جس میں عمدہ اخلاقی کہانیاں، حکایات، اور صوفیانہ افکار پیش کیے گئے ہیں۔

پچھلے ادوار میں علم اخلاق پرعربی اور فارسی میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں ۔ مغلوں اور تیموریوں کے دور میں بھی علماء اور حکماء نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں ۔ ان میں اخلاق ناصری ، اخلاق جلالی ، اخلاق محسنی اور انوار سہیلی شامل ہیں۔ ۳۔

اخلاق ناصری : اصول اخلاق یا حکمت عملی پر لکھی گئی ہے۔ اس کا مصنف مشہور نصیرالدین طوسی یہ کتاب اسماعیلیوں کے حاکم نا صرالدین عبد الرحیم بن ابی منصور کی فرمائش پر کھی ہے ۔ ابن مسکویہ کی ‘‘ طھارۃ الاعراق فی تھزیب الاخلاق ’’ کا ترجمہ اور خلاصہ ہے۔ ۴۔

اخلاق جلالی : اس کتاب کا اصل نام ‘‘ لوا مع الاشراق فی مکارم الاخلاق’’ ہے اور تھزیبِ اخلاق، تدبیر منزل اور سیاستِ مدن پر کھی گئی ہے ۔ اس کتاب میں اخلاق ناصری سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ۵۔

اخلاق محسنی: اصول اخلاق اور صفات لکھی ہوئی کتاب ہے ۔ اس میں چالیس باب ہیں۔ اس کا مصنف حسین واعظ کاشفی ہے ۔ اس نے یہ کتاب ۸۹۰ ء میں ابوالغازی سلطان حسین کے نام لکھی ہے۔ ٦ ـــہ

انوار سہیلی: جانوروں کی زبان میں حکایتوں کے ذریعے اصول اخلاق بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی اصل کلیلہ ودمنہ ہے ۔ اس مصنف بھی ملا حسین واعظ کاشفی ہے ۔ اس کا مقصد تھا کہ اس کتاب کو سادہ تر انداز میں بیان کرے اور عربی اشعار اعر امثلہ کو ترک کر دے لیکن یہ مقصد پورا نہ ہو سکا تا یہ کتاب پُر تکلف سبک کی تابع ہو گئی ۔ لطافت اورمتانت میں ہر گز انوار سہیلی کلیلہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جو اپنے ناظرین پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔یہ فارسی کلاسیکی ادب کا شاہکار ہے اور دنیا کی کئی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔٧ ـــہ

مثنوی اسرار خودی(۱۹۱۵)

علامہ اقبال کی فارسی تصنیف جو بنیادی طور پر فلسفہ اخلاق اور خودی کی بنیاد پر ہے۔ اس میں
علامہ نے ثابت کیا ہے کہ کس طرح اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کے ذریعے ایک شخص کائینات کا بہترین انسان بن سکتا ہے ۔

مثنوی رموز بیخودی،۱۹۱۷ء لکھی جانے والی کتاب میں ایک فرد کے اخلاق کو معاشرے اور امت کے ساتھ جوڑنے کا فلسفہ بیان کیا ہے ۔
جاوید نامہ ۱۹۳۵ء میں مصنف نے لازوال نظمیں لکھ کر مثلا ‘‘ مسجد قرطبہ’’ ‘‘ ذوق وشوق’’ اور ‘‘ساقی نامہ ’’ اسلامی اخلاقیات اور مسلمانوں کی شان رفتہ اور کردار کی پختگی کا بہترین فلسفہ ملتا ہے۔
امیر خسرو کی فارسی اور عربی میں کئی کتابیں اخلاقی موضوع پر مبنی ہیں ۔ مثلا مطلع الانوار، افضل الفوائد ، اعجاز خسروی اور خمسہ خسروی وغیرہ ان سب کتابوں میں مصنف نے اخلاقی موضوع کو جگہ دی ہے اور اصلاح معاشرہ میں اپنا حق ادا کیا ہے۔
غالب کے خطوط ہوں یا مسدس حالی اور مقدمہ شعروشاعری ان سب میں فلسفہ اخلاقیات اور اصلاح معاشرہ کا بنیادی فلسجہ نمایاں ہے۔
اخلاق ہندی:
میر بہادر علی حسینی کی فارسی کتاب 'مفرح القلوب' کا اردو ترجمہ ہے، جس میں قصے کہانیوں کے ذریعے اخلاقی اسباق سکھائےگئے ہیں۔
اخلاق ہندی فارسی کتاب ’مفرح القلوب‘ کا ترجمہ ہے۔جان گلکرسٹ کی ہدایت تحت یہ کتاب مقامی بولیوں کے ساتھ گلی کوچوں میں رائج بولی میں لکھی گئی۔ عجیب و غریب قصوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ کہیں کوّے اور چڑی مار کی داستان ہے، کہیں بوڑھے شیر اور مسافر کی حکایت ہے۔ کہیں کوّے ہرن اور گیدڑ کا قصہ ہے۔قدیم ہندوستان کے سنسکرت زبان میں ایسی سیکڑوں حکایتیں لکھی گئیں جن میں سے اکثر فارسی میں اور پھر اردو میں ترجمہ ہوئیں ہیں۔

مشہور ڈچ فلسفی کی اخلاقیات کی شاہکار کتاب جو ١٦٧٧ء میں شائع ہوئی فلسف اخلاق میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

پیٹر سنگر کی تحریر کردہ پریکٹیکل ایتھیکس اخلاقی مسائل جس میں جانوروں کے حقوق اور ماحولیاتی اخلاق پا بہترین کتاب ہے۔

امریکی مفکر جان ڈیوی کی اخلاقیات کی مشہور کتاب جو اخلاقی فلسفے کوسمجھنے کے لیے کلاسیکی درجہ رکھتی ہے۔

ان کتب کے علاوہ مفکرین نے اپنے اپنے کلام میں اصلاح معاشرہ کی غرض ہر ممکن کوشش کی ہے اور اور معاشرے کا اسی میں نفع ہے کہ وہ ادب سے اپنے آپ کو علیحدہ نہ کرے۔ جن کاموں کے لیے پروردگار نے منع کیا ہے اس سے باز آجائے اور جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے انہیں بڑی خوش اسلابی کرے۔

حوالہ جات:

۱۔ احیا العلوم از امام غزالی

۲۔ گلستانِ سعدی از سعدی شیرازی

۳۔ بہارستان جامیؒ از نورالدین عبدالحمن جامی

۴۔ تاریخ ادبیات ایران از ڈاکٹر رضا زادہ شفق ص ۴۳۶

۵۔ تاریخ ادبیات ایران از ڈاکٹر رضا زادہ شفق ص۴۳۶

٦۔ تاریخ ادبیات ایران از ڈاکٹر رضا زادہ شفق ص ۴۳٦